

## شریکۃ الحسینؑ

شاعر آل محمد سید نواب افسر لکھنوی صاحب

تکملہ مقاصد شاہِ انام کر دیا  
کام جو ناتمام تھا اس کو تمام کر دیا  
بنتِ شریکۃ الرسولؐ آہ شریکۃ الحسینؑ

مقصد حق کو آپ کے عزم نے آسرا دیا  
بعد کے واقعات سے شاہ کو مطمئن کیا  
مرد جہاں پہ گنگ ہوں آپ وہاں تھیں لب کُشا  
کیوں نہ ہو، آپ کون تھیں، کس کا لہورگوں میں تھا  
بنتِ شریکۃ الرسولؐ آہ شریکۃ الحسینؑ

ایک اسیر و بے وطن شعلہ نوائے انقلاب  
باہمہ درد بے کسی مجمع عام سے خطاب  
کس میں تھی تابِ گفتگو کس میں تھی طاقتِ جواب  
خطبہ سرائیں آپ یا بول رہے تھے بوترا ب  
بنتِ شریکۃ الرسولؐ آہ شریکۃ الحسینؑ

شامِ بلا میں لذتِ صبحِ وطن کسے ملی  
قیدِ محن میں جراتِ شرحِ محن کسے ملی  
تیغ و سناں کی چھاؤں میں تابِ سخن کسے ملی  
شہ کی بہن صد آفریں ایسی بہن کسے ملی

بنتِ شریکۃ الرسولؐ آہ شریکۃ الحسینؑ

وارثِ شانِ فاطمہؑ، دخترِ فاتحِ حنین  
ہمتِ شاہِ کربلا، مظہرِ صبرِ والدین  
کر دیا دین پر ثار آپ نے زندگی کا چین  
بزمِ وفا کی روشنی، قصرِ عمل کی زیب و زین  
بنتِ شریکۃ الرسولؐ آہ شریکۃ الحسینؑ

الفتِ مادری نے گو سینہ فگار کر دیا  
ٹکڑے جگر کے دے دیئے دل کو ثار کر دیا  
صرف خزاں تھا باغِ دیں جانِ بہار کر دیا  
دے کے دلوں کو سوزِ حق برق و شرار کر دیا  
بنتِ شریکۃ الرسولؐ آہ شریکۃ الحسینؑ

ہوتیں نہ آپ اسیر اگر قتلِ شہِ ہدیٰ کے بعد  
جور و ستم کی داستاں ختم تھی نینوا کے بعد  
کی نئے سر سے ابتدا صبر کی انتہا کے بعد  
سر کئے کوفہ و دمشق آپ نے کربلا کے بعد  
بنتِ شریکۃ الرسولؐ آہ شریکۃ الحسینؑ

بھڑ کے دلوں میں بجلیاں سوز کو عام کر دیا  
بادہ کشانِ جور کو شعلہ بہ جام کر دیا